رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت دو پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۲ | مورخہ ۴ صفر ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۸ مئی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۵۹

خدائے قدّوس کی شان میں

مولوی ظفر علی کی گستاخی

مولوی ظفر علی صاحب پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے کفر کا فتوے لگ چکا ہے۔ اور علمائے کرام یہاں تک اعلان کر چکے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کا نکاح فسخ ہو چکا ہے۔ اس سے آگے بھی انہوں نے کچھ کہا ہے۔ مگر ہمیں تہذیب و شرافت اجازت نہیں دیتی۔ کہ اس کا ذکر کریں۔ غرض مولوی صاحب پر کفر کا مکمل فتوے لگ چکا۔ اور وُہ اس جرم میں پورے کافر قرار دیئے جا چکے ہیں۔ کہ انہوں نے شاعری کی لت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ادب و تہذیب کو ملحوظ نہ رکھا۔ اب چونکہ مولوی صاحب سمجھتے ہیں۔ کہ علماء نے اپنی کافر گر طاقتوں کا رُخ جماعت احمدیہ کی طرف پھیر رکھا ہے خود مولوی صاحب بھی ان کے دوش بدوش کفر بازی میں مصروف ہیں۔ اور پرانا فتوے لوگوں کی یاد سے اُتر چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے بھی آگے بڑھ کر خدا تعالےٰ کی قدوسیت اور الوہیت کو اپنی شاعری کی بھینٹ چڑھا دیا ہے:۔

چنانچہ ۳ مئی کے نکات کے کالم میں جو بدزبانی اور بدگوئی کے لئے مخصوص ہے مولوی صاحب نے جو نظم شائع کی ہے۔ اور جس میں سرتاپا غلط اور جھوٹے اتہامات جماعت احمدیہ پر لگائے ہیں۔ اس کا ایک شعر یہ ہے

نبوت ہے ہمارے گھر کی لونڈی
خُدا کے آخری داماد ہم ہیں

جماعت احمدیہ کا کوئی کمینہ سے کمینہ دشمن بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس شعر کا جو مفہوم ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کو دُور کا بھی تعلق ہے۔ پھر ہر وُہ مسلمان جس کے دل میں خدا تعالےٰ کا احترام اور اس کی عظمت کا شائبہ بھی پایا جائے۔ قطعاً اس قسم کی بیہودہ سرائی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ لیکن ۸ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا ادعا کرنے والے مولانا کی حرکت ملاحظہ ہو کہ وُہ خدا تعالےٰ کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے۔ جو اس کی الوہیت اور قدوسیت کے بالکل منافی ہیں۔ اور مسلمان کہلانے والوں کی حالت اس قدر افسوسناک ہو چکی ہے۔ کہ وُہ ایسے ناپاک الفاظ پڑھتے اور سنتے ہیں۔ مگر ان میں کچھ بھی احساس پیدا نہیں ہوتا:۔

خدا تعالےٰ ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوا جنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔ فرماتا ہے:۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا۔ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۔ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا۔ وُہ لوگ جو رحمٰن کی طرف بیٹا منسوب کرتے ہیں بہت ہی بُری بات کہتے ہیں۔ اتنی بُری کہ قریب ہے۔ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ تھرتھرا کر گر پڑیں۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا کی طرف بیٹا منسوب کر دیا:۔

اس سے ثابت ہے۔ کہ کسی کو خدا تعالیٰ کا اس رنگ میں بیٹا قرار دینا جس رنگ میں انسانوں کے بیٹے ہوتے ہیں۔ نہایت ہی ناپاک فعل اور بہت بڑا گناہ ہے۔ اتنا بڑا کہ زمین و آسمان کانپ جاتے ہیں۔ لیکن مولوی ظفر علی صاحب کی عقل پر ایسا پردہ پڑ گیا ہے کہ وُہ خدا تعالےٰ کی طرف بیٹا نہیں۔ بلکہ داماد منسوب کر رہے ہیں:۔

کون نہیں جانتا۔ کوئی شریف انسان یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ جو شخص اس کا داماد نہ ہو۔ اسے اس کا داماد قرار دیا جائے اور اسے نہایت فحش اور گندی گالی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن مولوی ظفر علی صاحب کی خرافت کی

م

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ مئی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بعد نماز ظہر بذریعہ موٹر چند دن کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا:۔

بعض احمدی احباب ممالک غیر کے سفر پر ۶ مئی روانہ ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے خدام کی عزت افزائی کے لئے بذات خود سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور شرف معانقہ بخشنے کے بعد ان کے لئے لمبی دُعا فرمائی:۔

۶ مئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب وٹرنری اسسٹنٹ پاکپٹن اور میاں اللہ دتا صاحب ہلپوری سپاہی پنشنر کے مکان کی محلہ دار البرکات میں بنیاد رکھی۔ اور دعا کی:۔

حِس اس قدر مُردہ ہو چکی ہے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کی طرف اس قسم کی گندی نسبت دینے سے بھی باز نہیں رہ سکے۔ اور سے اپنی شاعری کا کمال سمجھ رہے ہیں:۔

معلوم ہوتا ہے۔ آج کل خدائے قدّوس کی تحقیر کا نمرودی جذبہ مولوی صاحب میں بہت زوروں پر ہے۔ چنانچہ ۵ مئی کے "زمیندار" میں خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

مجرم اگر ہوں میں تو ہے تو بھی قصور وار
پہلے ہی دن سے کیوں ہے روش درگزر کی

خدا تعالےٰ کو قصوروار قرار دیا۔ اور وُہ بھی اس لئے کہ مولوی صاحب کی بدکرداریوں اور بداعمالیوں پر پہلے ہی دن گرفت کیوں نہ کی:۔

قادیان میں ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب کا چھٹا دن

گنگا۔ سائیکلوں کے کھیل۔ فوجی پریڈ۔ کبڈی۔ چراغاں اور دعوت مساکین

قادیان ۷ مئی۔ کل سلور جوبلی کی تقریب کی خوشی میں جامعہ اور منصور کلب میں فٹ بال کا دلچسپ میچ ہوا۔ جس میں منصور کلب ایک گول پر جیت گیا۔ پھر بعد نماز مغرب بصدارت قریشی محمد صادق صاحب شبنم مینڈرنگ لیگ جلسہ ہوا۔ جس میں مختلف اصحاب نے مختلف زبانوں میں سلطنت برطانیہ کی برکات پر تقریریں کیں۔ یہ جلسہ اس لئے کیا گیا۔ کہ ۴ مئی کے اجلاس میں ۲۸ مختلف زبانوں پر تقریریں کرنے کا جو پروگرام تجویز کیا گیا تھا۔ وہ قلت وقت کی وجہ سے ختم نہ ہو سکا تھا۔ اور صرف ۲۸ زبانوں میں تقریریں ہوئی تھیں۔ ۱۲ زبانوں میں کل تقریریں ہوئیں۔ بعد ازاں مشاعرہ ہوا۔ جس کے آغاز میں مولانا نیر صاحب نے ایک مختصر تقریر کی۔ مشاعرہ غیر طرحی تھا۔ نظمیں اردو میں تھیں۔ صرف ایک نظم پشتو زبان میں پڑھی گئی۔ مقامی شعراء نے اس میں حصہ لیا۔

۸ مئی صبح ساڑھے ۶ بجے سے ۹ بجے تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں گنگا بازی ہوئی۔ پھر ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک زیر نگرانی کیپٹن حضرت میرزا شریف احمد صاحب ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ٹیریٹوریل فورس کی احمدیہ کمپنی کے وہ ممبران جو قادیان میں موجود تھے۔ انہوں نے یونین جیک کی پریڈ کی۔ ہر ممبر کے پاس ایک یونین جیک تھا۔ میدان میں بھی ایک بہت بڑا یونین جیک لہرا رہا تھا۔ تمام جوان دو پلاٹون اور ایک کلر پارٹی پر مشتمل تھے۔ پریڈ صوبیدار میجر آنریری لفٹنٹ سردار نذر حسین صاحب نے کرائی۔ جس کے متعدد فوٹو بھی لئے گئے۔

۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک سائیکلوں کی تیز دوڑ۔ سائیکلوں کی آہستہ دوڑ۔ سائیکلوں کی چھلانگ۔ سائیکلوں کی الٹی دوڑ۔ ایک پہیہ کا سائیکل چلانا۔ اور سائیکل کے دیگر کرتب ہوئے۔

بعد نماز عصر احمدیہ کمپونڈ میں کبڈی کا شاندار فائنل میچ ہوا۔ مغرب کے وقت مسجد اقصےٰ۔ مسجد مبارک۔ مسجد محلہ دارالرحمت۔ مسجد نور۔ مسجد محلہ دارالفضل۔ مسجد محلہ دارالبرکات۔ مسجد محلہ دارالسعۃ۔ مسجد دوکانداران۔ مسجد فضل۔ نور ہسپتال۔ کوٹھی دارالحمد۔ جامعہ احمدیہ۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ مہمانخانہ۔ احمدیہ بک ڈپو۔ مکان حضرت نواب صاحب۔ دفتر بیت المال۔ دفتر محاسب بلڈنگ۔ دفتر نظارت۔ دفاتر اخبار الفضل۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ نصرت گرلز ہائی سکول۔ بورڈنگ ہائی سکول۔ احمدیہ چوک۔ محلہ ناصر آباد۔ احمدیہ بازار۔ دوکانوں۔ اور منارۃ المسیح پر چراغاں کیا گیا۔ علاوہ ازیں متفرق طور پر احباب جماعت احمدیہ نے اپنے اپنے گھروں پر روشنی کا انتظام کیا۔ نیز مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور نماز عشاء کے بعد میجک لنٹرن کے ذریعہ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے انگلستان و دیگر ممالک کے متعدد دلچسپ مناظر دکھائے۔

ضروری اطلاع

سلور جوبلی کی تعطیلات کے سلسلہ میں دفتر الفضل صرف ایک دن ۷ مئی کو بند رہے گا۔ اس لئے ۹ مئی کا اخبار شائع نہ ہوگا۔ (مینیجر)

ایک مولوی صاحب کی ضرورت

جماعت احمدیہ بھگواں ضلع جبلپور علاقہ سی پی کے لئے ایک احمدی مولوی صاحب کی ضرورت ہے۔ جو چھوٹے بچوں کو ابتدائی تعلیم اردو اور قرآن مجید کی دے سکیں۔ تبلیغ کرنے کی استعداد بھی ہو۔ خوش الحان اور مسن ہو تو بہتر ہے۔ کھانا معمولی لباس اور جائے رہائش کے علاوہ دس روپیہ ماہوار تک جماعت احمدیہ بھگواں ادا کرے گی۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی سزایابی

کے متعلق

ایک احمدی کا خواب

۲۸ ر ۲۹ ر مارچ کی درمیانی رات ایک احمدی بھائی نے ایک خواب دیکھا۔ جو دوسرے ہی دن لکھ کر میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجا۔ ذیل میں وہ خواب اور حضرت امیر المومنین کی طرف سے اس کا جواب درج کیا جاتا ہے۔

خاکسار مولا داد خاں پنشنر سب انسپکٹر پولیس۔ سارچور

بحضور انور حضرت خلیفۃ المسیح دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مستری محمد الدین صاحب احمدی نے خواب دیکھا۔ کہ عدالت گورداسپور میں حضور موجود ہیں۔ مجسٹریٹ عدالت کے پاس دو کاغذ ہیں۔ ایک سفید رنگ کا ہے اور ایک سرخ۔ مجسٹریٹ نے حضور کو کہا۔ کہ آپ ان ہر دو کاغذوں میں سے جس پر چاہیں دستخط کر دیں۔ ایک دوات میں لال سیاہی ہے۔ اور ایک میں کالی۔ لال سیاہی اور لال کاغذ سزا کا ہے۔ اور کالی سیاہی اور سفید کاغذ بریت کا ہے۔ مجسٹریٹ نے اٹھ کر حضور کے سامنے دونوں کاغذ رکھ کر کہا۔ کہ جس پر چاہیں دستخط کر دیں۔ یعنی اگر سرخ کاغذ پر سرخ سیاہی سے دستخط کر دیں تو عطاء اللہ شاہ بخاری کو سزا دی جائے۔ اور اگر معاف کرنا چاہتے ہیں۔ تو کالی سیاہی سے سفید کاغذ پر دستخط کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اپنی مرضی سے کریں۔ میں دستخط نہیں کرتا۔ اس پر مجسٹریٹ نے خود سرخ کاغذ پر سرخ سیاہی سے دستخط کر دیئے۔ اور کہا کہ یہ سزا کے لائق ہے۔ میں تو سزا ہی دوں گا۔

جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر تحریر فرمایا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمیں شاہ صاحب کی سزا سے ہرگز دلچسپی نہیں۔ نہ ہم نے مقدمہ کے لئے حکومت کو کہا

انجمن احمدیہ بمبئی اور سلور جوبلی

جماعت احمدیہ بمبئی نے اپنے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد آف قادیان کی ہدایت کے ماتحت چھ مئی کو ملک معظم کی سلور جوبلی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تقاریر ہوں گی۔ چراغاں کیا جائے گا۔ غریبوں کو کھانا کھلایا جائے گا۔ اور ملکہ معظمہ اور ملک معظم کے لئے دعا کی جائے گی۔ (ٹائمز آف انڈیا ۳ مئی)

لاہور میں ایک احمدی پر تشدد

لاہور ۴ مئی۔ قادیان میں احمدیوں کے مظالم کی فرضی داستانوں پر زمیندار اور احسان کی حاشیہ آرائیاں رنگ لا رہی ہیں۔ اور لاہور میں اکے دکے احمدی کو تنگ کرنے بلکہ مارنے پیٹنے کا سلسلہ شروع ہے۔ تازہ واقعہ یہ ہے کہ ایک احمدی میاں قادر بخش صاحب جو شہر میں پھیر کر کپڑا بیچتے ہیں۔ عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے اتفاقاً سنہری مسجد میں داخل ہو گئے۔ مسجد کے ملا کو کسی نے بتا دیا۔ کہ یہ احمدی ہے۔ اس نے نہایت درشتی سے انہیں مخاطب کیا۔ اور کہا کہ تم اس مسجد کے اندر کیوں داخل ہوئے۔ اب کھو مرزا کا فر۔ میاں قادر بخش صاحب کے احتجاج پر چار پانچ آدمی ان پر پل پڑے۔ اور لاتوں گھونسوں سے ان کو مارنا شروع کر دیا۔ ان کی ٹوپی سر سے اتار کر دور پھینک دی۔ بدن کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ اور نیچے والے کپڑوں کو مسجد سے باہر پھینک دیا۔ اور ان کو گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد کی سیڑھیوں تک لائے۔ جہاں سے نیچے دھکیل دیا۔ چند رہ گذر مسافروں نے ملا صاحب کو اس حرکت پر ملامت کی۔ اور میاں قادر بخش صاحب کو زمین پر سے اٹھا کر کپڑے ٹوپی اور جوتی ادھر ادھر سے ڈھونڈھ کر دی۔ (نامہ نگار)

حکومت کو اپنے خیرخواہوں اور بدخواہوں میں امتیاز کرنا چاہیئے

حکومت کا فرض

کسی حکومت کے فرائض میں سے ایک فرض ۔ بلکہ سب سے بڑا فرض یہ ہُوا کرتا ہے کہ وُہ اس قابل ہو ۔ کہ ملک میں امن قائم کرنے کے بہترین ذرائع اختیار کر سکے ۔ اور اُن ذرائع کو قوانین کی تشکیل دی جائے ۔ اس قسم کے ذرائع دو نوع کے ہوتے ہیں ۔ ایک یہ کہ ایسے قوانین ملک میں رائج کر دیئے جائیں جن سے فتنہ پردازوں کے ہاتھ رُک جائیں اور رعایا میں باہم صلح و محبت ہو ۔ اور اگر رعایا میں سے بعض کو بعض کی نسبت کچھ شکایات پیدا ہوں ۔ تو گورنمنٹ بطور ثالث ان شکایات کو رفع کرنے کی کوشش کرے اور آئندہ کے لئے قوانین میں ایسی ضروری ترمیمات کر دے ۔ کہ جن کے ہوتے ہُوئے پھر ایسی شکایات پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو

دوسری قسم کے ذرائع یہ ہیں ۔ کہ حکومت اس طرز پر ہو ۔ کہ رعایا میں سے ہر فرد اس کو اپنی ہی حکومت سمجھے ۔ اور اس طرح اس حکومت کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے تیار ہو ۔ اور ہر وقت اس کو یہ خیال رہے کہ اگر یہ حکومت مٹ گئی ۔ تو پھر امن کی زندگی بسر کرنا محال ہے ۔ عزت بچانی مشکل ہے ۔ دُشمن کے حملوں کی تاب لانا ۔ یا ان کو روکنا ناممکن ہے ۔ امن خطرہ میں ہے ۔ صلح مفقود ہے ؏

حکومت کی پائیداری کا ثبوت

جو حکومت ان ذرائع سے کام لے ۔ وُہ پائیدار ہے ۔ نہ کوئی حکومت اس کو مٹا سکتی ہے ۔ اور نہ رعایا کبھی اُس کی جڑیں کاٹنے کی تدابیر سوچنے کی ضرورت محسوس کرتی ہے ؏

اس امر کا ثبوت کہ کوئی حکومت ان دو قسم کے امور پر کاربند ہے ۔ اس سے مل سکتا ہے ۔ کہ جوں جوں حکومت دیرینہ ہوتی جائے گی ۔ پائیدار ۔ ہر دلعزیز اور نیک نام ہوتی جائے گی ۔ قوانین تجربات کے مراحل طے کرتے ہُوئے زیادہ خوبصورت ۔ زیادہ مضبوط ۔ اور زیادہ امن قائم رکھنے والے ہونگے ۔ بڑی بڑی شکایات جو حکومت کو خطرہ میں ڈالنے والی ہوتی ہیں ۔ آہستہ آہستہ مٹتی جائیں گی ؏

چنانچہ ایسی کئی اسلامی حکومتیں گزری ہیں ۔ جن کے خلاف فتنہ پرداز لوگوں نے کوشش کی ۔ کہ ان کو مٹا یا جائے ۔ مگر وُہ ناکام رہے ۔ کیونکہ ان حکومتوں نے ہمیشہ اپنی رعیت کی پاسداری کی ۔ ان کے حقوق کو پائمال نہ ہونے دیا ۔ ان کے درمیان انصاف اور عدل قائم کر کے اور ان کو ہمیشہ زیر احسان رکھکر ان کو اپنا گرویدہ بنایا ۔ یہاں تک کہ بلا امتیاز مذہب و ملت رعیت نے ان حکومتوں کی خاطر جانیں قربان کیں ۔ اور سر کٹائے ۔

حکومت کی ساکھ جانے کی وجہ

لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے ۔ کہ حکومت کے اراکین عملی قدم اٹھانے میں دیانت داری سے کام لیں ۔ اور ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ۔ اور کھانے کے اور والا معاملہ نہ ہو ۔ جب کسی حکومت کے اراکین میں بددیانتی کا مادہ پیدا ہو جائے ۔ تو سمجھو کہ حکومت کی ساکھ جاتی رہی ۔ فتنہ پسندوں کی امیدیں رنگ لانا شروع کر دیتی ہیں بدخواہوں کے گھروں میں حکومت کو برباد کرنے کی خفیہ تدبیریں سوچی جاتی ہیں ۔ خیر خواہوں کے پاؤں ڈگمگانے لگ جاتے ہیں ۔ حکومت کے خلاف دوسرے ممالک میں پراپیگنڈا کیا جاتا ہے ؏

الغرض حکومت کو درون خانہ اور بیرون خانہ ہر جگہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وُہ بدنام ہو جاتی ہے ؏

حکومت ہند کی عجیب حالت

بدقسمتی سے حکومت ہند اس وقت ایسے ہی دور میں سے گذر رہی ہے ۔ جو نہایت حوصلہ شکن ہے ۔ اور اپنے سامنے بربادی کے سامان رکھتا ہے ۔ اس پر میں اس وقت بحث نہیں کرنا چاہتا ۔ کہ اس دور کی ابتدا کس طرح ہُوئی ۔ اور اس ابتدا کو انتہا تک پہونچنے میں کن کن حالات کا مشاہدہ کرنا پڑا ۔ یہاں میں صرف اس حقیقت سے پردہ اٹھانے کی کوشش کروں گا ۔ کہ اگر دشمن پر اعتبار کر کے اس کو دوست سمجھا جائے ۔ اور اس کے ساتھ ہی دوست کو اُسی دوست نما دُشمن کے اشارہ پر دُشمن سمجھا جائے ۔ تو اس کے نتائج کس قدر بربادکُن ہوتے ہیں ؏

اس کی مثال یہ ہے ۔ کہ مثلاً چند ڈاکو یہ سوچکر کہ جب تک کسی بادشاہ کے محل کی حفاظت کے لئے پہرہ دار یا چوکیدار موجود ہیں ۔ تب تک محال ہے ۔ کہ اس محل کو لوٹ سکیں یا اُس پر قبضہ کر سکیں ۔ ایسی تدابیر اختیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں ۔ کہ جن کی وجہ سے بادشاہ ڈاکوؤں کو اپنا پہرہ دار ۔ اور محافظ سمجھے ۔ اور اصل محافظوں کو چور ۔ یا ڈاکو سمجھ کر ڈاکوؤں سے کہہ دے ۔ کہ ان پر فائر کر دو ۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ایسے مصنوعی محافظ کب چاہیں گے ۔ کہ بادشاہ کے اصلی محافظوں میں سے کوئی ایک بھی زندہ رہے ۔ فوراً ان سب کو ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے ۔ تاکہ ان کے لئے میدان صاف ہو جائے ۔ لیکن اصلی محافظ اگر وفا شعار ہیں ۔ تو اس امید پر کہ شائد بادشاہ کو کسی وقت سمجھ آ جائے ۔ کہ یہ دعوے کرنے والے محافظ دراصل ڈاکو ہیں ۔ اور جن کو ڈاکو کہا جاتا ہے ۔ وُہ دراصل محافظ ہیں ۔ وفاداری کا حق ضرور ادا کریں گے ۔ اور ہر ممکن طریق سے کوشش کریں گے ۔ خواہ ان کی جان بھی چلی جائے کہ وُہ بادشاہ اور اس کی حکومت کی حفاظت کریں ۔ ہاں ہم وُہ محبت کی وجہ سے یہ شکوہ ضرور کریں گے ۔ کہ بادشاہ نے ان کی گزشتہ تمام خدمات کا صلہ ان کو یہ دیا ۔ کہ ان کو اپنا دُشمن سمجھا اور انہیں ڈاکوؤں کے حوالے کر دیا ؏

افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ حکومت ہند اب اسی قسم کا تلخ تجربہ کر رہی ہے ؏

کانگرس کیوں ناکام ہُوئی

کانگرس نے کونسا دقیقہ حکومت کے مٹانے میں اٹھا رکھا ۔ کونسے ذرائع اختیار نہ کئے ۔ کن تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کی ۔ مگر جب تک حکومت کے چند اراکین کے دلوں میں بددیانتی کے جراثیم داخل نہ ہُوئے ۔ اور جب تک حکومت میں دوست اور دُشمن کے پہچاننے میں تمیز تھی ۔ تب تک حکومت کے خیر خواہوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا ۔ کانگرس کو شکست پر شکست دی ۔ اس کی تمام تدابیر کو ناکام رکھا ۔ اور کانگرس صرف نام کی کانگرس رہی ؏

لیکن جب کانگرس کے ممبران حکومت کے کرتا دھرتا بنے ۔ انہوں نے اپنی کامیابی کا ذریعہ یہ سمجھا ۔ کہ حکومت کے خیر خواہوں کے ہاتھ باندھ دیئے جائیں ۔ تاکہ جب کسی طرف سے ان کی مخالفت نہیں ہوگی ۔ تو وُہ اپنی سکیم کو کامیاب بنا سکینگے ؏

قانون شکنی کرنے والے

یہ ظاہر بات ہے ۔ کہ مسلمانوں میں صرف ایک ہی پارٹی اس سکیم کو پُورا کرنے کے درپے ہے ۔ میرا مطلب یہ ہے ۔ کہ اس پارٹی کے تمام ممبران extremists ہیں ۔ ورنہ ایسی تو کوئی جماعت نہیں ۔ جو یہ نہ چاہے ۔ کہ زُود یا بدیر ہندوستانی خود حکومت کرنے کے قابل ہو جائیں اور ہندوستان میں اپنی انصاف پسند حکومت قائم کی جائے ۔ تمام فرقے مسلمانوں کے ہوں ۔ یا غیر مذاہب والوں کے ۔ اس قسم کی حکومت کے خواہشمند ہیں لیکن بعض ان میں سے یہ چاہتے ہیں ۔ کہ قوانین کا احترام قائم رکھتے ہوئے جدوجہد کی جائے ۔ کیونکہ اگر لوگوں کی طبیعت قانون شکنی کی طرف مائل ہو جائے ۔ تو پھر خواہ اپنی ہی حکومت کیوں نہ ہو جائے ۔ امن قائم رکھنا ناممکن ہوگا ۔ مسلمان کہلانے والوں کی وُہ پارٹی جو اس بات کی پروا نہیں کرتی ۔ وُہ احرار یوں کی پارٹی ہے ۔ اس نام سے ہی ان کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے ۔ کہ وُہ ہر ایک بند سے آزاد ہیں ۔ قانون ملک اور قانونِ مذہب کی انہیں کوئی پروا نہیں جائز ناجائز ہر طریقہ سے وُہ اپنی سکیم کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے ؏

جماعت احمدیہ کی پوزیشن

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا یہ اصل ہے۔ کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت چاہے کہ ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت رہے۔ وہ انگریزوں کا ساتھ دے۔ قانونِ ملک کا احترام کرے۔ کیونکہ احمدی جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ اور اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ قائم شدہ حکومت کی اطاعت کی جائے۔ اور وفاداری دکھائی جائے۔ احمدیوں کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ ان کو انگریزوں کا جاسوس اور اسلام کے دشمن وغیرہ وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ محض اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی پابندی کرتے ہیں۔ کہ حکومتِ وقت سے دغا نہ کی جائے*

جماعت احمدیہ کے لئے مصیبت

اب مصیبت یہ ہے۔ کہ حکومت خود احراریوں کے پروپیگنڈا کی بدولت اپنے وفادار دوستوں کو دشمن سمجھنے لگ گئی ہے۔ اور جو لوگ علی الاعلان کھلا یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ہم انگریزوں کی حکومت کو مٹا دیں گے۔ کیونکہ یہ شیطانی حکومت ہے۔ ان کو بہترین دوست سمجھا جاتا ہے۔ احمدیوں کے مقابلہ میں ان کی بیجا حمایت کی جاتی ہے۔ حکومت کے بعض افسر احمدیوں پر جھوٹے الزام لگا کر حکومت کو ان کی طرف سے بدظن کرتے ہیں۔ ان کے امام اور خلیفہ کی ہتک کی جاتی ہے۔ ایسی ہتک کہ اگر کسی معمولی لیڈر کی بھی کی جائے۔ تو آفت آجائے۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان حالات میں اپنی جماعت کو صبر اور تحمل کی تلقین کرتے ہیں۔ اور یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ قانون کا احترام کرو۔ حکومت کی امداد کرو۔ اور جماعت احمدیہ پوری طرح اس کی تعمیل کرتی ہے*

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

پھر ایسے پُرامن لوگوں کے لئے جو کہ تمام تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔ مرکز میں گھس جاتے ہیں۔ ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حد درجہ کی توہین کرتے ہیں۔ ان کے واجب الاحترام امام پر قسم قسم کے بہتان اور تہمتیں لگاتے ہیں۔ مگر وہ اپنے امام کے حکم سے بالکل پرامن رہتے ہیں۔ کیا ایسے پرامن لوگوں پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ سخت ظلم نہیں۔ قادیان احمدیوں کی مقدس جگہ ہے۔ یہاں ان کا مقدس پیشوا مدفون ہے۔ یہ احمدیوں کا مذہبی مرکز ہے۔ جہاں ہر وقت مذہبی جلسوں اور لیکچروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کے لوگ یہاں اس غرض سے آتے ہیں۔ کہ مذہبی تعلیم حاصل کریں۔ ان حالات میں ۱۴۴ کا نفاذ سراسر بے جا کارروائی نہیں تو اور کیا ہے۔ اور احمدی ہمیشہ حکومت کی اس کارروائی کو یاد کر کے افسوس کرتے رہیں گے۔ اور میں کھلے طور پر کہتا ہوں۔ کہ اگر حکومت نے اپنی غلطی کو محسوس کر کے اپنے دوستوں اور دشمنوں میں امتیاز نہ کیا۔ اور دوست نادشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہنے کی تجاویز نہ سوچیں۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ حکومت کی ساکھ نہ جاتی رہے۔ اور کسی وقت حکومت کے اصلی دوست مجبور ہو کر حکومت کی اعانت سے ہاتھ نہ کھینچ لیں۔ اور اگر خدانخواستہ کہیں ایسے حالات رونما ہوئے تو اس کا نتیجہ بہت افسوسناک ہوگا۔

حکومت کی توجہ کے قابل تجاویز

اگر حکومت اپنی ساکھ قائم رکھنا چاہتی ہے تو ذیل کی تجاویز پر عمل پیرا ہو۔

(۱) جیسا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے بار بار حکومت کے سامنے پیش کیا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے جس کی رو سے کسی مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے بزرگوں کے حق میں گستاخی نہ کر سکیں۔ اور اگر ان کو اپنے مذہب کی اشاعت منظور ہو۔ تو اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کر کے لوگوں کو اس کا گرویدہ بنانے کی کوشش کریں نہ کہ دوسرے مذہب پر بے جا حملے کر کے ان کے پیروؤں کے دلوں کو زخمی کریں۔ اس کی طرف حکومت نے تا حال توجہ نہیں کی یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں بدامنی پھیلتی جا رہی ہے۔ ہندوستان مذاہب کا گھر ہے۔ اور جب تک مذاہب کے بارے میں اس قسم کی حکمت سے کام نہ لیا جائے گا۔ امن رکھنا محال ہوگا*

(۲) اگر اس قسم کا قانون پاس نہ کیا جاسکے تو یہ حکومت کی کمزوری ہوگی۔ اس صورت میں کم از کم اتنا تو کر دیا جائے۔ کہ کسی مذہب پر جو اعتراض کئے جائیں۔ وہ تہذیب و شرافت کے دائرہ کے اندر ہوں۔ اور جو حوالہ جات دوسروں کی کتابوں سے پیش کئے جائیں۔ وہ صحیح ہوں۔ مصنف کے اپنے الفاظ میں ہوں۔ اور سیاق و سباق کے ملانے سے جو مطلب نکلتا ہو۔ وہ مفقود نہ ہو۔ دیدہ دانستہ ان سے ایسا مطلب نہ نکالا جائے۔ جو اصلی مطلب کے صریح خلاف ہو۔ ایسا قانون پاس کرنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ آج کل احرار کا رویہ یہی ہے۔ کہ اس قسم کے غلط حوالہ جات سے عوام کو احمدیوں کے برخلاف بھڑکاتے ہیں اور گو بار بار ان کو اصلی حوالہ یا حوالہ کے اصل مطلب کو ان پر واضح کیا جاتا ہے۔ مگر محض شرارت سے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

پھر قانون کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ کسی کی طرف وہ عقائد منسوب نہ کئے جائیں جو وہ خود اپنی طرف منسوب نہ کریں۔ مثلاً احمدیوں کے خلاف یہ غلط پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ من ذالک۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ وہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یا دیگر انبیاء علیہم السلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

حکومت کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہمارے عقائد یہ نہیں۔ مگر پھر بھی ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کئے جاتے ہیں۔ اور باوجودیکہ ہماری طرف سے بار بار ان کی تردید کی جاتی ہے۔ مگر اشرار باز نہیں آتے۔ اور نہ ہی حکومت اس کا تدارک کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ ہے۔ کہ عوام میں فتنہ پھیلتا جا رہا ہے اس کے علاوہ حکومت کو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ احمدیوں کی بے جا مخالفت صرف اس غرض سے کی جاتی ہے۔ کہ وہ احراریوں اور کانگریس کے راستہ میں روک ہیں۔ چنانچہ وہ لیکچروں میں کھلم کھلا کہتے ہیں۔ کہ ہم احمدیت کو اس لئے مٹانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ انگریزی حکومت کے حامی ہیں۔

پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت اس طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ حکومت دراصل احراریوں کی ہے۔ انگریزوں کی نہیں۔ اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

شرفاء اور اخبارات سے اپیل

اس موقعہ پر میں ان شرفاء کی خدمت میں بھی اپیل کرتا ہوں۔ جو بدامنی کے خلاف ہیں۔ کہ اس قسم کے قانون پاس کرنے کا حکومت سے پرزور مطالبہ کریں۔ آج یقیناً فتنہ پردازوں کا رخ جماعت احمدیہ کی طرف ہے۔ لیکن کل وہ دوسرے فرقوں اور مذاہب کی طرف بھی پیش قدمی کریں گے۔ اور کرنے لگ بھی گئے ہیں۔ اس کا جو نتیجہ ہوگا۔ وہ نہایت افسوسناک ہوگا۔

آخر میں عرض ہے۔ کہ جن شرفاء کی نظر سے یہ مضمون گذرے۔ وہ براہِ کرم خاکسار کو اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ اور اس کی تائید میں امداد کا ہاتھ بڑھائیں جلسوں اور پوسٹروں کے ذریعہ حکومت سے پُرزور مطالبہ کریں۔ کہ وہ اس بدامنی کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہو۔

اسی طرح جن اخبارات کو یہ مضمون بھیجا جاتا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اس کی تائید میں مضامین شائع کریں۔ کیونکہ ہندوستان میں تا حال اکثریت شرفاء کی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ امن پسند احباب ضرور اس کی تائید کریں گے۔

مختلف مرکزوں کی سیاسی لیگوں سے التجا ہے۔ کہ وہ اپنے طور پر اس مضمون کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں۔ کیونکہ اس قسم کا قانون ملک میں امن قائم کرنے کے لئے بنیاد کا کام دے گا۔ اور نیشنل لیگ کا منشاء بھی یہی ہے۔ کہ کسی طرح اس فتنہ کا انسداد کیا جائے۔ اور رعایا کے افراد باہم شیر و شکر ہو کر رہیں۔ اور اسی طرح حکومت اور رعایا کے درمیان تعلقات خوشگوار ہوں۔

خاکسار
قریشی محمد صادق شبنم
صدر نیشنل لیگ
قادیان

رُوئداد مُباہلہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

شرائط مباہلہ

۱۷ر فروری ۱۹۳۵ء کو محمد اسماعیل و جلال الدین اور محمد حسین صاحبان کی طرف سے میاں محمد مراد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پنڈی بھٹیاں کو چیلنج مباہلہ موصول ہوا۔ اسی روز میاں محمد مراد صاحب نے ان کے چیلنج کو بشرح صدر قبول کرتے ہوئے ضروری شرائط مباہلہ لکھدیں۔ بعد بحث و تمحیص فریقین کے درمیان یہ شرائط طے پائیں۔ کہ دعاء مباہلہ سے پہلے تین دن بذریعہ مبلغین تبلیغ کرائی جائیگی۔ اور مباہلہ کی تاریخیں ۲۳-۲۴-۲۵ر اپریل ہونگی فریقین کی طرف سے بارہ بارہ مباہلین ہونگے۔ لیکن جب تاریخہائے مباہلہ قریب آگئیں۔ تو غیر احمدی فریق نے طے شدہ شرائط میں ترمیم کرانے پر اصرار کیا۔ چنانچہ انکی درخواست پر تاریخہائے مباہلہ ۲۷-۲۸-۲۹ مقرر کی گئیں۔ اور میعاد مباہلہ کے متعلق یہ طے پایا۔ کہ اگر احمدی فریق میعاد مباہلہ ایک سال ثابت کر دے۔ تو ایک سال ورنہ سات دن ہوگی اور مباہلین کی تعداد بجائے بارہ کے آٹھ قرار پائی۔

مباہلین کے نام

احمدی مباہلین کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ میاں محمد مراد صاحب۔ ماسٹر غلام محمد صاحب عبید۔ میاں احمد الدین صاحب۔ میاں مولا بخش صاحب۔ میاں علی محمد صاحب۔ میاں عبد العظیم صاحب۔ میاں اللہ بخش صاحب۔ حافظ محمد عبید اللہ صاحب۔ اور غیر احمدی مباہلین کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب۔ شیخ غلام حیدر صاحب۔ شیخ دوست محمد دھاؤں برتن فروش۔ غلام محمد صاحب مسن محمد حسین صاحب مسن۔ شیخ دوست محمد۔ محمد اسماعیل ڈھیرا میاں رحمت اللہ صاحب۔ احمدی مباہلین میں آخری تین اصحاب میاں رحمت اللہ صاحب کے حقیقی فرزند ہیں۔ یعنی باپ غیر احمدیوں کی طرف سے اور تینوں بیٹے احمدیوں کی طرف سے اس مباہلہ میں شامل ہوئے

بیجا اصرار

احمدی فریق کی طرف سے اتمام حجت کرنے کے لئے خاکسار اور مکرم حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی قادیان سے پنڈی بھٹیاں گئے۔ جب ۲۷ تاریخ کو تبلیغ کا وقت آیا۔ تو غیر احمدی فریق نے اس امر پر اصرار کیا۔ کہ مباہلین اور مبلغین اور پریذیڈنٹ کے سوا اور کسی کو اس مجلس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں۔ ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ جن لوگوں کے متعلق یہ اندیشہ نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا فساد کرینگے۔ انہیں آنے دینا چاہئے۔ مگر انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا احمدی مباہلین میں سے دو دوستوں نے آٹھ نو میل کے فاصلہ سے آنا تھا۔ وہ نو بجے تک پہونچ نہ سکے۔ تو فریق ثانی نے شور مچا دیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ احمدیوں نے شرائط کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے ایک سو روپیہ ہرجانہ دیں۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ وہ ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ کیونکہ انہوں نے متعدد خوابیں دیکھی ہیں۔ ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ تحریری شرائط میں تاریخ تو مقرر ہے لیکن وقت کوئی مقرر نہیں کیا گیا۔ اس لئے اگر وہ شام تک حاضر ہو جائیں۔ تو شرائط کے خلاف نہیں ہوگا۔ زبانی جو صبح کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ وہ اس امید پر تھا کہ وہ دوست صبح ہی پہونچ جائینگے۔ پھر صدر اجلاس میاں دوست محمد صاحب۔ و میاں محمد حسین صاحب۔ کے کہنے پر میاں محمد مراد صاحب نے فریق ثانی کو یہ لکھا۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک ہمارے دو آدمی نہیں پہونچ سکے اس لئے موجودہ کارروائی کو چار بجے تک ملتوی رکھا جائے۔ مگر فریق ثانی نے اس امر پر اصرار کیا کہ ہم اس درخواست کو اس وقت تک قبول نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ سو روپیہ ہرجانہ نہ دیا جائے۔ وہ سو روپیہ لینے پر اصرار کر ہی رہے تھے۔ کہ وہ دونوں دوست پہونچ گئے۔ اور ان کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔

مباہلہ کی میعاد ایک سال

سب سے پہلے میعادِ مباہلہ کے متعلق جھگڑا ہوا۔ حسب شرط میں نے ابن جریر سے یہ حوالہ پیش کر دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کے متعلق فرمایا۔ بخدا اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرتے تو ایک سال تک تباہ ہو جاتے۔ مولوی محمد حسین کو لوتاروڑ نے کہا۔ کہ اس سے مراد تو تمام عیسائی ہیں۔ میں نے کہا۔ جو روایت میں نے پیش کی ہے۔ اس میں تو صرف مباہلہ کرنے والے عیسائیوں کے متعلق لکھا ہے۔ اور دوسری روایت میں بھی صرف مباہلہ کرنے والے عیسائی ہی مراد ہیں ورنہ وہ عیسائی جن کو دعوت بھی نہیں پہنچی اور نہ ان پر اتمام حجت ہوئی۔ کیوں ہلاک کئے جاتے؟ اور اگر آپ سات دن میعاد مباہلہ رکھنے پر اصرار کرتے ہیں۔ تو آپ کر سکتے ہیں۔ مگر ہماری طرف سے میعاد مباہلہ ایک سال ہوگی۔ اگر ایک ہفتہ تک احمدی مباہلین پر مباہلہ کا کوئی اثر نہ ہوا۔ تو آپ کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے گا۔ اور ہماری طرف سے مباہلہ کا اثر ظاہر ہونے کے لئے میعاد ایک سال ہوگی۔ جب میں نے یہ بات کہی۔ تو انہوں نے فوراً میعاد مباہلہ ایک سال مان لی۔

قسم کھانے سے انکار

اس کے بعد میں نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں آخری زمانہ کی علامات اور جماعت احمدیہ کے عقائد کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جس کے جواب میں غیر احمدی مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور الہامات پر اعتراضات کئے۔ چونکہ انہوں نے اپنی تقریر میں بہت سی خلاف واقعہ باتیں بیان کی تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات کو محرف کر کے پیش کیا تھا۔ اس لئے ان کی تقریر کے اختتام پر میں نے کہا۔ کہ فریقین کے مبلغین کو تقریر شروع کرنے سے قبل مؤکد بعذاب قسم کھانی چاہئے۔ کہ میں جو کچھ بیان کروں گا۔ اس میں کسی قسم کا دھوکہ یا فریب نہیں ہے۔ بلکہ میں دل میں بھی ان اقوال کا یہی مفہوم سمجھتا ہوں۔ جو بیان کرنے لگا ہوں۔ لیکن غیر احمدی مولوی صاحب نے سب کے سامنے اس تجویز کو رد کر دیا۔ اور کہا۔ کہ قسم کھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

رات کا اجلاس

دوسرا اجلاس رات کو نو بجے سے بارہ بجے تک تھا۔ ہماری طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا۔ کہ صبح ہم نے پہلی تقریر کی تھی۔ اس وقت پہلی تقریر غیر احمدی مولوی صاحب کو کرنی چاہئے۔ اور آخری تقریر ہماری ہونی چاہئے۔ لیکن اس مبنی بر انصاف مطالبہ کو غیر احمدی فریق نے تسلیم نہ کیا۔ آخر احمدی دوستوں نے مجھ سے کہا۔ کہ یہ تو مباہلہ سے گریز کا بہانہ تلاش کرتے ہیں اس لئے آپ ہی اس وقت پہلے تقریر کریں۔ تقریریں ہوئیں۔ مگر غیر احمدی مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں بد زبانی کی۔ جس کی وجہ سے مجھے دو تین دفعہ روکنا پڑا۔ اور پریذیڈنٹ کو توجہ دلانی پڑی۔ کہ ایسا کرنا شرائط کے بالکل خلاف ہے۔

۲۸ر اپریل کی صبح کو ترتیب کی رُو سے پہلی تقریر میں نے کی۔ لیکن تقریریں شروع ہونے سے پہلے غیر احمدی مباہلین اور ان کے مولوی صاحب نے نہایت گندہ دہانی اور فحش کلامی کی۔ بلکہ لڑانے کے لئے تیار ہو گئے رات کے وقت میاں محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ اجلاس نے ہمارے مطالبہ کو انصاف اور قانون کے مطابق قرار دیتے ہوئے غیر احمدی فریق سے کہا تھا۔ کہ آپ کو پہلی تقریر کرنی چاہئے۔ اور احمدی فریق کو آخری تقریر۔ مگر غیر احمدی فریق ہمارے منصفانہ مطالبہ کو گریز سے تعبیر کرتے تھے۔ حالانکہ ہمارا مطالبہ بالکل بجا اور معقول تھا کیونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ پیش کیا تھا۔ اور غیر احمدی مولوی نے اعتراضات کئے تھے اور آخری وقت ہمیشہ مدعی کا ہوا کرتا ہے۔ ورنہ یہ لازم آتا ہے کہ معترض اعتراض تو کر دے لیکن مدعی کو ان کے جواب کا موقعہ نہ دیا جائے لیکن جب انہوں نے صدر کے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا تو انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ وہ تو تقریر کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر آپ پہلے تقریر کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ میں نے کہا بہت اچھا میں اس وقت بھی پہلے تقریر کر لیتا ہوں۔ مگر ۲۹ کی صبح کو ۵ گھنٹے وقت رکھا جائے۔ پہلی تقریر دو دو گھنٹہ کی ہو دوسری بیس بیس منٹ کی تیسری دس دس منٹ کی لیکن غیر احمدی فریق نے کہا۔ چار گھنٹہ سے زیادہ وقت ہم نہیں دے سکتے صدر صاحب نے اس تجویز کو پسند کیا اور کہا چار گھنٹہ ہی وقت رکھ لیا جائے اور پہلی تقریر ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کی ہو جائے مگر غیر احمدیوں نے اس کو بھی تسلیم نہ کیا۔ اسی جھگڑے میں رات کے اجلاس کا مقررہ وقت گذر گیا۔

منشی حبیب اللہ کلرک امرتسری کی تقریر غیر احمدیوں نے منشی حبیب اللہ صاحب کو تقریر کے لئے کھڑا کیا۔ انہوں نے اسمہ

احمد اور ذکر الٰہی پر تقریر کی۔ اور ذکر الٰہی کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ایک اچھوتا نکتہ یہ بیان فرمایا۔ کہ جب ریل چلتی ہے تو وہ اللہ۔ اللہ۔ اللہ کرتی ہے۔ اس طرح اس کا انجن بھی۔ اور فلور ملز کے بھاپ کے نکلنے کی آواز سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اللہ ھو۔ اللہ ھو۔ اللہ ھو کہتی ہے اسی طرح ٹانگے اور پانی کے نلکوں وغیرہ کی آوازوں کے ہم شکل لفظ اللہ کی آواز بنا کر منشی صاحب ایک ایک دو دو منٹ تک کیف میں آکر لفظ اللہ کو دہراتے۔ اور کہتے یہ سب چیزیں اللہ۔ اللہ یا اللہ ھو۔ اللہ ھو کہتی ہیں۔

آخری اجلاس کی کارروائی

ہم صبح سات بجے مقررہ مقام پر پہنچ گئے۔ اس وقت کے صدر میاں دوست محمد صاحب ذیلدار رئیس ہنڈی بھٹیاں تھے اس وقت بھی رات کی تجویز کو ہماری طرف سے پیش کیا گیا۔ مگر غیر احمدی فریق نے جس طرح رات کو میاں محمد حسین صاحب کے ساتھ ان کی شان کے مطابق معاملہ نہ کیا۔ ویسے ہی صبح میاں دوست محمد صاحب کے متعلق بھی ان میں سے ایک نے نامناسب الفاظ استعمال کئے اور غیر احمدی فریق ہمیں فرار اور شرائط کی خلاف ورزی کا الزام دینے لگا۔ اور کہتا کہ آپ اب آئے کیوں؟ اور ڈاکٹر فضل الٰہی نے تو یہاں تک کہا۔ کہ ہم نے شرافت سے کام لیا ہے۔ ورنہ رات کو آپ لوگ مسجد سے بچ کر نہ نکلتے۔ لیکن ہر عقلمند انسان ان کی ان مذبوحی حرکات کو دیکھ کر ان کی عقل پر روتا تھا کہ یہ کس قسم کے انسان ہیں۔ کوئی عقل کی بات ان کے دماغ میں داخل ہی نہیں ہوتی۔ جب کوئی صورت انہوں نے قبول نہ کی۔ تو صدر صاحب نے کہا کہ یہ تو مانتے کے نہیں آپ ہی تقریر شروع کر دیں۔ چنانچہ میں نے یہ کہہ کر کہ انصاف اور قانون کا تقاضا تو یہی ہے کہ ہماری آخری تقریر ہو۔ لیکن فریق مخالف کو ہم گریز کا موقعہ نہیں دینا چاہتے۔ اس لئے میں ہی پہلی تقریر کرتا ہوں۔ میں نے اپنی اس تقریر میں ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے مسئلہ کو وضاحت سے پیش کیا۔ اور آخر

میں میں نے ان تمام الہامات کو بیان کر کے جن پر مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑ نے اعتراضات کئے تھے۔ اور جن کے مفصل جوابات میں اپنی پہلی تقریروں میں دے چکا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا کریں۔

"اے خدائے علیم وخبیر میں محمد حسین ساکن قصبہ کولوتارڑ ہوں۔ میں مرزا غلام احمد کو اپنے تمام دعاوی میں کاذب اور مفتری اور کافر جانتا ہوں۔ اور یہ تمام مذکورہ بالا الہامات میرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہیں۔ اور تیری طرف سے نہیں ہیں پس اے خدائے قادر اگر تو جانتا ہے کہ میں اس قول میں غلطی پر ہوں۔ اور یہ تجھ پر افترا نہیں بلکہ تیری طرف سے ہیں اور یہ تمام الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں ہیں تو مجھ پر جو میں اس کو کافر اور کذاب سمجھتا ہوں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب آج کے دن سے ایک برس کے اندر نازل کر۔ آمین"

اس مطالبہ سے وہ اس قدر مرعوب ہوئے۔ کہ پہلے کی طرح اپنی تقریر بھی اچھی طرح نہ کر سکے اور اپنے مفہوم کو بھی صاف الفاظ میں ادا نہ کر سکتے تھے۔ اور مذکورہ بالا دعائیہ الفاظ کہنے سے صاف گریز کر کے اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔

ایک احمدی پر تشدد

مجلس برخواست ہونے سے قبل مطابق شرط کہ "دعا سے پہلے بھی فریقین آپس میں ایک دوسرے کو تبلیغ کریں گے۔ جس کا وقت آدھ آدھ گھنٹہ قبل دعا ہو گا۔ مباہلین کے سوا اور کوئی آدمی شامل نہیں ہو سکے گا"۔ یہ قرار پایا۔ کہ مبلغین دعا کے وقت نہ جائیں۔ بلکہ مباہلین خود ایک دوسرے کو تبلیغ کریں گے پہلے آدھ گھنٹہ احمدی مباہلین تقریر کریں گے۔ پھر غیر احمدی۔ جب پانچ بجے وقت مقررہ پر احمدی مباہلین مسجد میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ شہر کے بہت سے لوگ خلاف شرط وہاں جمع ہیں۔ پہلی تقریر میاں محمد مراد صاحب نے شروع کی۔ انہوں نے جب یہ فقرہ کہا۔ کہ اعتراضات تو ہمیشہ انبیاء پر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کفار نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے (نعوذ باللہ) اپنی بہو سے شادی کر لی ہے"۔ تو ایک مباہل کے باپ نے کہا۔ مجھے کہو تو میں اس کو قتل کر دوں۔ اور یہی نہیں بلکہ میاں رحمت اللہ مباہل نے آگے بڑھ کر گلے سے پکڑ لیا۔ پہلے بھی اس شخص نے میاں محمد مراد صاحب کو تین دفعہ بری طرح مارا تھا جس کے بعد خدا تعالیٰ نے اس کے تین فرزندوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس وقت دوسروں نے محمد مراد صاحب احمدی کو پکڑ لیا۔ اور مسجد سے باہر نکال دیا نیز جوتوں سے مارا۔ جس سے ان کی آنکھ کے قریب چوٹ کا ایک نشان پڑ گیا۔ میں تو شرط کے مطابق وہاں نہیں گیا تھا لیکن مکرم حافظ غلام رسول صاحب دعا میں شامل ہونے کے لئے وہاں پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے یہ سب منظر دیکھا۔ میاں محمد مراد صاحب میرے پاس مکان پر مسکراتے ہوئے اور الحمد للہ پڑھتے ہوئے پہنچے۔ کہ میرے ساتھ تو مخالفوں نے یہ کیا ہے اور پھر بارگاہ الٰہی میں سجدہ میں گر پڑے۔ وہ سجدہ میں ہی پڑے تھے۔ کہ میاں عبد العظیم صاحب آ گئے اور انہیں واپس بلا کر لے گئے۔ غرضیکہ فریق مخالف نے عین دعائے مباہلہ سے چند منٹ پیشتر بھی فساد کرنا چاہا۔ جس سے ان کا منشا یہ تھا۔ کہ فریقین آپس میں لڑ پڑیں۔ اور معاملہ رفع دفع ہو جائے مگر احمدیوں نے صبر کا نمونہ دکھایا۔ اور تمام شرفاء نے مخالفوں کے اس رویہ کی مذمت کی۔ اور ذیلدار صاحب بھی ان کے اس قابل مذمت رویہ کو دیکھ کر حیران تھے۔ کہ یہ کس قدر بے انصافی کر رہے ہیں نیز شرط کے خلاف مولوی محمد حسین صاحب کولوتارڑوی کو بھی فریق مخالف وہاں لے گیا اور اس سے تقریر بھی کرائی۔ اور چھ بجے کے قریب مقررہ الفاظ میں دعا کی گئی جو یہ ہے۔

دعائے مباہلہ

"اے جبار اور قہار خدا۔ تو عالم الغیب ہے۔ اور تو ہمارے دلوں کو جانتا ہے ہم تجھے تیرے جبر اور قہر کا واسطہ دیکر

التجا کرتے ہیں۔ کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تیری طرف سے سچے نبی ہیں اور ہم نے ان کو نہیں مانا۔ تو تو اپنی جناب سے ہم پر سخت سے سخت اور ظاہرا عذاب نازل فرما۔ آمین"

انہی الفاظ میں اس تبدیلی کے ساتھ کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود تیری طرف سے نہیں ہیں اور ہم نے ان کو مان لیا ہے"۔ احمدیوں نے دعا کی اور دعا کے بعد مباہلہ کی کارروائی ختم ہوئی عجیب بات ہے کہ جب دعا ہونے لگی تو کولوتارڑوی مولوی صاحب دعا کرنے والوں سے دور جا کر ایک کونہ میں بیٹھ گئے

شکریہ

اس جگہ میں میاں دوست محمد صاحب ذیلدار اور میاں محمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ وہ پورے انصاف اور دیانت کے ساتھ صدارت کے فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔

مباہلہ کے متعلق میری رائے

قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقی مباہلہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ ایک فریق کو دوسرے فریق کے متعلق یہ یقین ہو جائے کہ اب وہ میری پیش کردہ صداقت کا عمداً انکار کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ نہیں کیا جب تک آپ کو الہاماً حکم نہیں دیا گیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس وقت تک مخالفوں سے مباہلہ کرنے سے اجتناب کرتے رہے۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہاماً نہ فرمایا۔ کہ اب ان لوگوں کو مباہلہ کے لئے بلاؤ۔ اس لئے میرے نزدیک مباہلہ کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ اور مباہلہ انہی لوگوں سے کرنا چاہئے۔ کہ جو ذی اثر اور بارسوخ اور عالم ہوں تا ان کی مقابلتہً ہلاکت کا اثر عام لوگوں پر پڑ سکے ایسے لوگوں سے جو سطحی علم رکھتے ہیں۔ اور وہ پوری طرح بات کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ مباہلہ نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن مذکورہ مباہلہ میں چونکہ چیلنج مباہلہ غیر احمدیوں کی طرف سے تھا۔ اس لئے احمدیوں پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اس لئے اس مباہلہ میں اگر احمدیوں میں سے شرط کے مطابق کوئی عذاب میں گرفتار نہ ہوا۔ تو یہ غیر احمدی فریق کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہو گی۔ میں نے سنا ہے کہ

اخبار "احسان" کی کذب بیانیاں

(۱)

اخبار احسان ۲۸ اپریل ۱۹۳۵ء میں میرے متعلق شائع ہوا ہے۔ کہ میں بھنگالہ ضلع ہوشیارپور میں احمدیت سے مرتد ہوگیا ہوں۔ یہ سراسر افترا اور کذب ہے۔ مَیں احمدیت سے علیحدگی اور بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب اور لعنت یقین کرتا ہوں۔ یہ کسی دھوکہ باز کی شرارت اور کذب بیانی ہے۔ اور اسی سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ کس قدر جعل ساز اور دروغ گو ہیں۔

خاکسار۔ محمد یوسف ولد منشی محمد ابراہیم سکنہ قادیان

(۲)

گذشتہ ہفتہ کے اخبار "احسان" میں اعلان ہوا ہے۔ کہ منصبداد خان ولد نعمت خان قوم راجپوت ساکن ماڑی بوچیاں نے احمدیت سے ارتداد اختیار کیا ہے۔ حالانکہ منصبداد خاں مذکور نے۔ نہ کبھی جماعت احمدیہ ماڑی بوچیاں کے ساتھ نماز پڑھی۔ نہ کبھی چندوں میں حصہ لیا۔ اور نہ جماعت سے اس نے کبھی تعلق رکھا۔ محض شرارتاً اس نے منشی فضل دین و احمد علی شاہ مدرسان مدرسہ ماڑی بوچیاں کے ایماء پر بیعت کی اور پھر ارتداد کا اعلان کر دیا۔ کیونکہ مدرسان مذکور کا تعلق جماعت احرار سے ہے۔ اور وہ لوگوں کو اسی طرح مغالطہ دیتے رہتے ہیں۔

خاکسار:۔ اللہ رکھا سکرٹری تبلیغ ماڑی بوچیاں

نیشنل لیگ لدھیانہ کی قراردادیں

یکم اپریل کو نیشنل لیگ لدھیانہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ اور باتفاق رائے پاس ہوا۔

۱۔ نیشنل لیگ کا یہ غیر معمولی اجلاس احراریوں کے ان مظالم کے خلاف جو ہر ایک احمدی پر ہو رہے ہیں صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان کے بڑھتے ہوئے مظالم کا فوری انسداد کرے۔ تاکہ احمدیوں کی جان و مال محفوظ ہو۔

۲۔ قرار پایا۔ اس قرارداد کی نقل حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع اور پریس کو بھیجی جائے۔

سکرٹری نیشنل لیگ لدھیانہ

بجلی کی تاریں لگانیوالے ٹھیکیدار کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اپنے دفاتر اور درس گاہوں میں وائرنگ کرانے کے لئے مصدقہ ٹھیکیدار کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں اپنے کام کے اہالیان قادیان سے بھی سفارش کی جائے گی۔ کہ صدر انجمن کے ٹھیکیدار سے کام کرائیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ اپنے نرخ ۱۵ مئی ۳۵ء تک دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ)

فوری ضرورت

نیروبی میں ایک شارٹ ہینڈ اور ٹائپسٹ کی فوری ضرورت ہے۔ درخواست کرنے والے مخلص احمدی اور سلسلہ کا بہترین نمونہ ہوں معقول تنخواہ ملے گی۔ اپنے سارٹیفکیٹ معہ درخواست کے میرے نام روانہ کر دیں۔ (۲) ایک استانی کی بھی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مڈل پاس اور بچے اسے۔ وی ضرور ہو۔ معقول تنخواہ ہوگی۔

شیخ مبارک احمد مبلغ احمدیت نیروبی۔ پوسٹ بکس ۵۵۴ کینیا کالونی۔ برٹش ایسٹ افریقہ

سندھی احمدی اخبار البشریٰ

قبل ازیں بھی اخبار الفضل کے ذریعہ جماعت ہائے صوبہ سندھ و دیگر ذی ثروت احباب کو مطلع کیا جاچکا ہے۔ کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حسب الارشاد جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ نے سندھی زبان میں پندرہ روزہ اخبار "البشریٰ" جاری کیا ہے۔ جس کا پہلا پرچہ یکم مئی ۱۹۳۵ء کو شائع ہو چکا ہے۔ اس کی امداد کرنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ مگر تاحال جماعت ہائے احمدیہ نے پوری توجہ نہیں دی۔ اب پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ جماعت ہائے سندھ کے احباب جہاں خود خریدار بنیں وہاں دوسروں کو بھی خریدار بنا کر مطلع کریں۔ نیز سندھی احباب کے علاوہ باقی ذی ثروت دوستوں سے مخلصانہ درخواست ہے کہ حسب توفیق اخبار کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور دعا بھی کریں۔ کہ خداوند کریم اس کو جماعت احمدیہ کے لئے خصوصاً اور باقی دوستوں کے لئے عموماً بابرکت بنا دے۔

شیخ عظیم الدین سوداگر چرم پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پھلیلی حیدرآباد سندھ

جماعت احمدیہ اٹھوال کی قراردادیں

۳۰ اپریل۔ نیشنل لیگ اٹھوال کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قراردادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

۲۵ اپریل ۱۹۳۵ء مسجد خیرالدین امرتسر میں جو تقریریں احراریوں کی طرف سے عبدالرحیم اور عطاء اللہ شاہ بخاری نے کی ہیں۔ اور جن میں ہمارے امام حضرت امیرالمومنین کو سخت گندی اور فحش گالیاں دی گئی ہیں۔ ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں۔ ورنہ یہ حرکات قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ اٹھوال کا یہ جلسہ حکام بالا کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ ایسی کھلی فحش کلامی کرنے والے اور منافرت پھیلانے والوں کی طرف فوری توجہ کریں۔ ورنہ اگر کوئی برا نتیجہ رونما ہوا۔ تو اس کی ذمہ واری حکام متعلقہ اور انہی لوگوں پر ہوگی۔

۲۔ فیصلہ ہوا۔ کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

خاکسار:۔ سکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال

اظہار ہمدردی کا شکریہ

میرے لڑکے ملک محمد عمین بیرسٹر۔ افریقہ کی وفات پر۔ اکثر احباء و کرم فرماؤں نے عاجز کے مکان پر آکر۔ اور بذریعہ خطوط اظہار ہمدردی کیا ہے۔ مجھے اس پیرانہ سالی میں عزیز کی وفات سے جو صدمہ ہوا ہے۔ احباب کی ہمدردی اس صدمہ میں تسکین کا موجب ہوتی رہی ہے۔

خاص کر حضرت ام المومنین رضہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مَیں بہت ہی ممنون ہوں۔ کہ ازراہ شفقت ہمارے گھر تشریف لاکر ہمدردی فرمائی۔

چونکہ میں زبانی یا تحریری طور پر فرداً فرداً۔ اظہار ہمدردی کرنے والوں کو جواب دینے کے قابل نہیں ہوں۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ نیز درخواست ہے کہ مرحوم کے پس ماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملک) غلام حسین مہاجر محلہ دارالرحمت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

امرت سر ۴ رمئی۔ ہندو استھان نالا کے دو دیک سرے گار نکالی جارہی تھی۔ کہ ایک چھ گولی والا ریوالور برآمد ہوا۔ جسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

ملتان ۴ رمئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سید زین العابدین شاہ کو حکم دیا ہے۔ کہ چھ گھنٹہ کے اندر اندر ملتان ڈسٹرکٹ کی حدود سے نکل جاؤ۔ اور تاحکم ثانی واپس مت آؤ۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے مسلمانوں نے دکانیں بند کر دی ہیں۔

کراچی ۴ رمئی۔ پچھلے دنوں ایک حاجیہ عورت کو بندرگاہ پر اس وجہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ کہ اس کے قبضہ سے کارتوس برآمد ہوئے۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے آج ایک اور حاجی کو گرفتار کیا ہے۔ جس کی پیٹی سے ریوالور کے ۷ کارتوس برآمد ہوئے۔

شملہ ۴ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سلور جوبلی کے سلسلہ میں کوئی نئے خطابات نہیں دیئے جائیں گے۔ یوم ولادت کے خطابات کی فہرست ۳ جون کے شروع میں شائع کی جائیگی۔

لائلپور ۴ رمئی۔ میونسپلٹی نے پچھلے دنوں بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس کو ایڈریس پیش کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا تھا۔ جسے ڈپٹی کمشنر نے نامنظور کر دیا۔ آج میونسپلٹی نے اپنے ایک اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ ڈپٹی کمشنر کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ ایڈریس دینے کے ریزولیوشن کو منسوخ کرے۔ اور اس نے ایسا کر کے میونسپل قوانین کی صریح خلاف ورزی کی ہے

امرت سر ۴ رمئی۔ سکھوں میں سمجھوتہ ٹوٹنے کے متعلق ماسٹر تاراسنگھ نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میں اکال تخت کے روبرو قسم کھانے کو تیار ہوں۔ کہ سمجھوتہ توڑنے میں بعض ریاستی حکام کا ہاتھ ہے۔ اگر یہ صحیح نہیں۔ تو گیانی شیر سنگھ اکال تخت کے روبرو حلف اٹھائیں۔

بہاولپور ۳ رمئی۔ ہندو اخبارات۔ بندے ماترم۔ پرتاپ۔ ملاپ اور ویر بھارت کا داخلہ حدود ریاست میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کے نام ان اخبارات میں سے کوئی آئے۔ وہ بغیر کھولے انہیں نزدیک ترین پولیس سٹیشن میں پہنچا دیں۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو چھ ماہ قید اور پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

منیلا ۴ رمئی۔ جزائر فلپائن میں نئے کانسٹی ٹیوشن کے خلاف زبردست بغاوت ہوگئی ہے۔ صوبہ بنگانا میں باغیوں کی افواج سے شدید جنگ ہوئی۔ جس میں سینکڑوں اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں۔ ۵۰ آدمیوں میں صدہا لاشیں پڑی ہیں۔ باغیوں نے شہر کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ تار کاٹ ڈالے گئے ہیں۔

ملتان ۴ رمئی۔ ایک ہندو بچہ کے قتل کے الزام میں ایک نو مسلم کنندہ اسلام حق نواز نامی کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ اس نے ایک مجسٹریٹ کے سامنے اقبال کیا ہے۔ کہ میں اس بچہ سے فعل خلاف وضع فطرت کرنے لگا تھا۔ کہ وہ چیخنے چلانے لگا۔ اس پر میں نے اس کا گلا دبا دیا۔ اور وہ مر گیا۔

اوٹاکمنڈ ۳ رمئی معلوم ہوا ہے۔ اپریل ۱۹۳۶ء تک اڑیسہ کو علیحدہ صوبہ بنا دیا جائیگا

شملہ ۳ رمئی مسٹر سرت چندر بوس نے اسمبلی کی لیبری سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آپ کلکتہ کے غیر مسلم شہری حلقہ سے اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے تھے۔

راولپنڈی ۳ رمئی قانون قرضہ کے نفاذ کی وجہ سے مقامی دیوانی عدالتیں سنسان ہوگئی ہیں۔ جج صاحبان جاری شدہ وارنٹ گرفتاری منسوخ کر کے نوٹس جاری کر رہے ہیں۔ نئے وارنٹ جاری نہیں کئے جاتے۔ جب تک ڈگری دار یہ ثابت نہ کر سکے۔ کہ مدیون کے پاس زر ڈگری ادا کرنے کے لئے کافی اندوختہ موجود ہے۔ پرسوں صرف دو اجرائیں منصفی میں داخل کی گئیں۔ اور آج صرف ایک۔

بٹالہ ۴ رمئی سر فیروز خاں نون وزیر تعلیم نے ریڈکراس سوسائٹی کی ریلی میں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ طالب علم سلک کے کپڑے پہنتے ہیں۔ جو ٹھیک نہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ سلک کے کپڑے لڑکیوں کے لئے رہنے دیں۔ آپ لوگ وعدہ کریں۔ کہ ۱۹۳۵ء میں کوئی سلکی کپڑا نہ سلوائینگے۔ اور سوتی کپڑے ہی پہنیں گے۔ میں خود مثال قائم کرنے کے لئے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اپنے لئے یا اپنے لڑکوں کے لئے قمیص کا کوئی کپڑا ایسا نہ خریدونگا۔ جس کی قیمت پانچ آنے گز سے زیادہ ہو۔

پیرس ۲ رمئی۔ روس اور فرانس کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کا مضمون شائع ہو گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ دونوں ممالک میں سے کسی پر اگر کوئی اور یورپین ملک حملہ کرے گا۔ تو دوسرا فوراً اس کی مدد کریگا فریقین کو یہ آزادی ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو کسی اور ملک سے بھی معاہدہ کر سکتے ہیں۔ یہ معاہدہ پانچ سال کے لئے ہے۔

کلکتہ ۳ رمئی۔ مسٹر فضل الحق میئر کلکتہ کارپوریشن، اور دوسرے مسلمان لیڈروں نے بنگال کے تمام اضلاع کے مسلمانوں کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے۔ کہ بعض لوگ مساجد کو سلور جوبلی کے پروگرام کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جو سخت نامناسب ہے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہونے دیں۔

برلن ۴ رمئی۔ غیر ملکی اخبارات کے نمائندوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جنرل گوئرنگ وزیر پرواز نے کہا۔ کہ ہمارے پاس دُنیا کے بہترین ہوائی جہاز ہیں۔ اور بڑے سے بڑے مخالف بیڑہ کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا جرمنی رائن لینڈ میں فوج بھیجیگا جنرل موصوف نے کہا۔ کہ معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔

بہاولپور ۴ رمئی۔ ہندو اخبارات کے حدود ریاست میں داخلہ کی ممانعت پر ہندو مہاسبھا بہاولپور کے سیکرٹری نے نواب صاحب کو تار دیا ہے۔ کہ مجھے ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔

اوٹاکمنڈ ۴ رمئی۔ حکومت مدراس کے مدنظر ایک خاص سکیم ہے۔ جسے بروئے کار لانے کے لئے ایک بورڈ بنایا جائے گا۔ اس کے رُو سے ہر ایک لڑکے کے لئے تعلیم لازمی قرار دیدی جائے گی۔ اور دس سال کے عرصہ میں اس سکیم پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا اصلاح دیہات کے لئے بھی ایک کروڑ روپیہ قرض لینے کی تجویز کی گئی ہے۔

وی آنا ۴ رمئی۔ ایک پولیس سٹیشن کے باہر گذشتہ شب بم پھٹا۔ جس سے چار اشخاص سخت زخمی ہوئے۔ اس سلسلہ میں پانصد کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ سب شورش اس وجہ سے کی جارہی ہے۔ کہ شاہ پسند عنصر آسٹریا کے وائس چانسلر کو جو شاہی خاندان کا فرد ہے۔ تاج و تخت سونپنا چاہتا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) انڈین انڈیپنڈنس لیگ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک جلسہ کر کے کراچی کے حادثہ کے خلاف پروٹسٹ کیا جائے۔ نیز ایک وفد وزیر ہند سے ملاقات کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے

شملہ ۴ رمئی۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند نے سلور جوبلی کی تقریب پر ایک پیغام براڈکاسٹ کیا ہے۔ جس میں کہا۔ کہ میں ہندوستان میں ملک معظم کا نمائندہ ہونیکی حیثیت سے اس پُرمسرت تقریب میں اپنے ہم وطنوں کے ساتھ شامل ہوں۔ ہمارے ملک معظم نے اپنی ۲۵ سالہ حکومت میں ثابت کر دیا ہے۔ کہ اپنی رعایا کی جان و مال اور سود و بہبود کے خواہاں ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے سامنے پبلک سروس کی شاندار مثال قائم کی ہے۔ اس ۲۵ سالہ عرصہ میں سے ۱۶ سال مجھے ہندوستانی معاملات سے گہرا تعلق رہا ہے۔ جنگ عظیم کے دنوں میں میں نے اچھی طرح دیکھا ہے۔ کہ ہندوستانی والیان ریاست اور دوسرے لوگ کس مستعدی کے ساتھ ملک معظم کے تخت و تاج کی حفاظت کے لئے مصروف عمل رہے ہیں۔ اور میں محسوس کر رہا ہوں۔ کہ دوسری ڈومینینوں کے مساوی درجہ حاصل کرنے کے لئے ہندوستان بتدریج ترقی کر رہا ہے۔

لنڈن ۴ رمئی۔ آج موسم بہت خوشگوار رہا۔ آٹھ بجے سے پہلے ہی جوبلی کی تقاریب دیکھنے والوں سے تمام گلیاں اور بازار بھر گئے۔ جس راستے شاہی جلوس گذریگا۔ اس میں ہزاروں لوگوں نے اپنے لئے جگہیں مخصوص کرالی ہیں۔ ۹ رمئی کو ویسٹ منسٹر ہال میں شاندار تقریب کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ اس دن پارلیمنٹ کے دو توایوان ایڈریس پیش کرینگے:

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی